جناب محمد طفیل انصاری نے کتاب کا ترجمہ کر کے ایک اہم علمی و دینی خدمت انجام دی ہے۔ شاید یہ پہلی مبسوط کتاب ہے جسے انھوں نے عربی سے اردو میں نقل کیا ہے لیکن یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ انھوں نے ڈاکٹر یوسف القرضاوی کی ترجمانی میں بڑی حد تک کامیابی حاصل کی ہے۔ تاہم بعض مقامات پر اصطلاحات کے ترجمے اور اسما کے اندراج میں اجنبیت کا احساس ہوتا ہے، مثلاً ص ۶۹ پر عورتوں کے لیے انگریزی اصطلاح better half کا ترجمہ "بہترین نصف" کیا گیا ہے۔ ص ۱۷۱ پر ٹیکنالوجی کا ترجمہ "تکنیک" کیا گیا ہے۔ ص ۱۸۱ پر میکسم گورکی کو "ماکسیم جورکی" لکھا گیا ہے۔ اسی طرح ص ۱۶۷ پر بالشوزم کو "بالشفیت" کا نام دیا گیا ہے۔ اگر تھوڑی سی مزید توجہ صرف کی جاتی تو زبان و بیان کو بہتر بنایا جا سکتا تھا۔ مترجم نے متعدد مقامات پر مفید حواشی کا اہتمام کیا ہے جو یقیناً لائق تحسین کام ہے۔ اسی طرح اگر بعض عربی عبارات پر اعراب کا اور صفحات ۶۸، ۶۹، ۱۰۵ اور ۱۳۰ وغیرہ پر عربی عبارات کے حوالے دینے کا اہتمام بھی کیا جاتا، تو نہ صرف پیشکش کے اسلوب میں یکسانیت ہوتی بلکہ قارئین کو بھی فائدہ پہنچتا۔ امید ہے کہ دوسرے ایڈیشن میں کتاب کو ان پہلوؤں سے بھی بہتر بنانے کی کوشش کی جائے گی۔

جدید نظریات کی شکست اور اسلامی نظام کی ضرورت : از ڈاکٹر عباسی مدنی، مترجم: خلیل احمد حامدی۔ ناشر: ادارۂ معارف اسلامی منصورہ لاہور۔ صفحات: ۲۰۷۔ قیمت درج نہیں۔

یہ امر واقعہ ہے کہ آج دنیا کی واحد غالب تہذیب مغربی تہذیب ہے جو اپنے بے پناہ مادی وسائل کے بل بوتے پر اپنے اثرات کی ہمہ پہلو توسیع میں بڑی شدت اور مستعدی و چالاکی کے ساتھ سرگرم ہے۔ لیکن مغربی تہذیب کا یہ غلبہ کیا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کی اساس حق و راستی پر ہے؟ اور کیا اس نے انسانی زندگی کو حقیقی راحت و مسرت سے ہمکنار کر دیا ہے؟ اسلامک سالویشن فرنٹ الجزائر کے صدر ڈاکٹر عباسی مدنی کی زیر نظر تصنیف اسی سوال کے مختلف پہلوؤں سے بحث کرتی اور اس کا جواب دیتی ہے۔

ڈاکٹر عباسی مدنی مفکرانہ بصیرت کے مالک ہیں۔ انھوں نے علمی انداز میں مغربی تہذیب کا جائزہ لیا ہے اور یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ سائنسی دنیا میں غیر معمولی کامیابیاں حاصل کرنے کے باوجود مغرب، انسان کے معاشرتی اور تہذیبی مسائل کا کوئی حل تلاش نہیں کر سکا ہے، بلکہ اس نے زوالِ انسانیت کے دروازے کھول دیے ہیں۔ ڈاکٹر عباسی مدنی کے نزدیک جہاں تک مغربی فضلا کی سائنسی اور مادی کامیابی کا تعلق ہے، اس کا اصل سبب یہ ہے کہ انھوں نے اپنی تحقیق کو صحیح بنیادوں پر جاری رکھا اور زمین و آسمان

کی وسعتوں میں پھیلے ہوئے حقائق کی دریافت کا فطری طریقہ اپنایا۔ اپنی کاوشوں کے ثمرات سے اس کے نتیجے میں وہ بہرہ ور بھی ہوئے، لیکن تہذیبی اور معاشرتی مسائل میں فطری طریقے سے انحراف نے انھیں روحانی اضطراب میں مبتلا کر دیا، اور ان کی گمراہی کرۂ ارض کے امن و امان کو تباہ کرنے کا باعث بھی بنی۔ ڈاکٹر عباسی مدنی نے اس فاسد رَوِش کی خامیوں کو بڑے مدلل انداز سے واضح کیا ہے۔ ان کے نزدیک انسان کے تہذیبی مسائل اس حکمت کے تحت حل ہو سکتے ہیں، جو انبیا نے اختیار کی اور جس کا اصل ماخذ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

جناب عباسی مدنی کی یہ تصنیف ان کے متوازن فکر کی غماز ہے۔ وہ مغربی فکر کے منفی پہلوؤں کے ساتھ اس کے مثبت پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالتے ہیں۔ اسی طرح اسلامی تہذیب کے اثرات پر بحث کرتے ہوئے وہ امت مسلمہ کی عملی کوتاہیوں کو نظر انداز نہیں کرتے اور اس کو ان ذمے داریوں کا احساس دلاتے ہیں جن سے عہدہ برآ ہوئے بغیر وہ انسانیت کی تعمیر نو میں بھرپور کردار ادا نہیں کر سکتی۔ فاضل مصنف نے اپنے دعاوی کی بنیاد محکم دلائل پر رکھی ہے اور انھوں نے کہیں بھی اپنے مخصوص استدلالی اسلوب کو ترک نہیں کیا۔ ان کا انداز بحث تجزیاتی ہے اور وہ اپنے دلائل کو نہایت مرتب صورت میں پیش کرتے ہیں تاکہ قاری ان سے موزوں نتائج اخذ کر سکے۔

یہ کتاب ظاہری حسن سے بھی مزین ہے تاہم پروف ریڈنگ اور کاپی جوڑنے میں ضروری احتیاط ملحوظ نہیں رکھی گئی۔ توقع ہے کہ الجزائر کے عصری سیاسی تغیرات اور تحریکِ اسلامی کی تازہ پیش رفت کے حوالے سے یہ کتاب دلچسپی سے پڑھی جائے گی۔ (ڈاکٹر رحیم بخش شاہین)

آپریشن صومالیہ : از رفیق ڈوگر۔ ناشر: دید و شنید پبلی کیشنز لمیٹڈ، لاہور۔ صفحات: ۱۷۶ قیمت: ۱۴۰

پاکستانی فوج امریکا کی رضا حاصل کرنے کے لیے اور بقول جنرل عبد الوحید، پر مسلط ترمیم ہٹانے کے لیے برادر مسلم ملک صومالیہ میں برسرپیکار ہے۔ ایک سنگین واقعے کے بعد ۳۰ لاشیں بھی آ چکی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود حقیقت یہ ہے کہ ہمارے پریس نے اہل وطن کو اس کے دور رَس اور خطرناک مضمرات سے آگاہ نہیں کیا۔ ہماری فوج وہاں موجود ہے اور اس سے مغرب، بلکہ امت مسلمہ کے دشمنوں کے مقاصد پورے ہو رہے ہیں۔ آپ اپنے کسی تعلیم یافتہ نوجوان سے اس بارے میں دریافت کریں تو شاید وہ بالکل کورے نکلیں۔ ایسے میں رفیق ڈوگر کا سفر صومالیہ اور پھر اس موضوع پر پوری کتاب لکھ کر شائع کر دینا نہایت خوشگوار عمل ہے۔ یہاں اس طرح کتابیں لکھنے اور شائع کرنے کی روایت موجود ہوتی